137791-خاوند نماز فجر کے لیے بیدار نہیں ہوتا کیا بیوی جماع سے رک جائے

سوال

میں ایک ایسے شخص سے شادی شدہ ہوں جو الحمد للہ دین کا التزام کرنے والا ہے، اور اس میں بہت خیر ہے، لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کی نیند بہت گہری ہے، وہ نماز فجر کے لیے آسانی سے بیدار نہیں ہوتا.

اور غالبا جب وہ جنابت کی حالت میں ہو تو بیدار نہیں ہوتا، کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں ہے ؟

میں یقینی طور پر جانتی ہوں کہ میں جتنی بھی کوشش کر لوں وہ نماز کے لیے بیدار نہیں ہوتا، اور خاص کر جب سفر سے آیا ہو یا تھکا ہوا ہو، اور کیا نماز کے لیے میں ہم بستری سے رک سکتی ہوں ؟

پسندیدہ جواب

جب مرد اپنی بیوی کو ہم بستری کی
دعوت دے تو اسے خاوند کی اطاعت کرنا فرض ہے، کیونکہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا:

" جب آدمی اپنی بیوی کو اپنے بستر پر
بلائے تو وہ انکار کر دے اور خاوند ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے
عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3237) صحیح
مسلم حدیث نمبر (1436).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب خاوند ہم بستری کے لیے بلائے تو
بیوی کو اس کی اطاعت کرنی چاہیے، کیونکہ یہ فرض اور واجب ہے...

جب وہ خاوند کی اطاعت سے انکار کرتے
ہوئے ہم بستری نہیں کرتی تو وہ نافرمان اور بد دماغ کہلائیگی، جیسا کہ اللہ سبحانہ

وتعالی کا فرمان ہے :

**.{اور جن عورتوں کی نافرمانی اور
بدماغی کا تمہیں ڈر ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو اور انہیں
مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو}.** النساء
(34) انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (3/145–
146).

اور اگر اس کے بعد خاوند سو جائے تو
بیوی کو چاہیے کہ وہ اسے نماز فجر کے لیے بیدار کرے، اور اگر وہ بیدار نہیں ہوتا
اور اس میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کا گناہ خاوند کو ہوگا، بیوی کو کوئی گناہ نہیں.

اس لیے بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے اوپر
جو حق واجب ہے اس کی ادائیگی کرے، خاوند اپنی نماز کا خود ذمہ دار ہے، اور اگر وہ
اس میں کوتاہی کرتا ہے تو یہ اس کی کوتاہی شمار ہوگی بیوی کی نہیں.

فقہاء کرام نے اس مسئلہ کے برعکس
مسئلہ کا حکم بیان کیا ہے جو یہاں مفید ہے :

رملی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اگر خاوند کو علم ہو جائے کہ جب وہ
بیوی سے رات کو ہم بستری کریگا تو وہ فجر کی نماز کے لیے غسل نہیں کریگی بلکہ نماز
فوت ہو جائیگی، ابن عبد السلام کہتے ہیں : اس پر بیوی سے ہم بستری حرام نہیں ہوگی،
بلکہ وہ اسے نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دے گا.

اور فتاوی الاحنف میں بھی ایسے ہی ہے
" انتہی

دیکھیں : حاشیۃ الرملی علی اسنی
المطالب (3/430).

اور نوازل البرزلی میں درج ہے :

"عزالدین سے یہ بھی دریافت کیا گیا
کہ : جس شخص کے لیے رات کے علاوہ بیوی کے قریب جانا ممکن نہ ہو، اور اگر وہ رات کو مباشرت کرے اور بیوی نے صبح تک غسل مؤخر کر دیا حتی کہ سستی کی بنا پر وقت بھی نکل گیا تو کیا خاوند کے لیے ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں چاہے اس سے نماز میں خلل بھی ہو
؟

ان کا جواب تھا :

"خاوند کے لیے رات کے وقت مباشرت
کرنی جائز ہے، اور وہ بیوی کو غسل کر کے فجر کی نماز ادا کرنے کا کہے گا، اگر تو وہ اس کی اطاعت کر لے تو وہ دونوں ہی سعادتمند ہونگے لیکن اگر بیوی مخالفت کرتی ہے اور غسل نہیں کرتی تو خاوند کے ذمہ جو واجب تھا اس نے ادا کر دیا" انتہی

دیکھیں : فتاوی البرزلی (202/1).

حاصل یہ ہوا کہ : آپ کے لیے اپنے
خاوند سے ہم بستری کرنے سے رکنا جائز نہیں، پھر آپ کو چاہیے کہ اسے نماز کے لیے بیدار کریں، اور اگر وہ نماز میں کوتاہی کرتا ہے اور وقت پر ادا نہیں کرتا تو آپ پر کوئی گناہ نہیں.

واللہ اعلم.